کرے گو یزید اور جو لعین کے ملاغ میں
ہیں نسل انھوں کی وہ گیا اُن کی مسلمانی
سنکر یہ نصارا کو جب شک نہ رہا مطلق
بولا کہ تمھارا دین سب دینوں میں ہے برحق
دیا دے تب نکلا کہ کفر کا پردہ شق
آیا کلمہ پڑھکر اسلام میں نصرانی
کہتا ہے جو سودا تیں یہ مرثیہ اس کد سے
محفوظ رکھے خالق تجکو نظر بد سے
پاوے گا صلا اسکا محشر میں محمدؐ سے
روتے ہیں صدا سنکر ایرانی و تورانی

مرثیہ بجناب حضرت امام حسینؑ

کیا چرخ واژگون کا ستم اب کروں بیان
تاریک کر دیا ہے محمدؐ کا خانمان
سونا ہے بے مکین مدینے کا ہر مکان
پیٹے ہیں سر کو آج ہی کہکے انس و جان
خورشید آسمان و زمین نور مشرقین
پروردہ کنار رسول خدا حسینؑ

کاری رہیں دراونی گھر میں ہے ترے تراس
جنگل میں جا سوے ہے گو اُس نہ پاس

جب رن میں آکے کھو رہا سالار دین رہا
یوں بیک غم نے آکے دین گھر بگھر کہا
آل نبی نے ہائے یہ کیسا ستم سہا
اہل حرم پھرے ہے یہ کہتا بہا بہا
کشتی شکست خوردہ طوفان کربلا
در خاک و خون فتادہ بمیدان کربلا

دار دے یاں نیر بن کیہو بٹا کو مار
بیری بیجیے یا ناوُ گے بیچ ٹیک کے دھار

جب تیر و تیغ لگ چکے دشت بلا میں سب
جز عابدین رہا نہ کوئی زینت نسب
بہمات کیا بیان کروں اسوقت کا تعب
جسوقت گرد خیمے کے پہونچے وہ بے ادب
آن دم فلک بر آتش غیرت سپند شد
گر بیم خصم در حرم افغان بلند شد

بیری پہونچے آئے کے تیری دہلی پاس
بیگ خبر تو پا بنی اب یت کی نہیں آس

جس دم گرا وہ زین سے بصحراے کربلا
جس لحظہ اسکے سر کو بدن سے جدا کیا
جس آن سب شہید ہوئے اسکے اقربا
جسوقت خیمہ گاہ میں بیٹھے وہ اشقیا
کاش آن زمان سرادق گردون نگون شدے
این خرگہ بلند ستون بے ستون شدے

پچ پچ کے جھون اور سے پڑے وہ ظالم ٹوٹ
بیودن کو ڈرپائے کے لے گئے گھر کو لوٹ

یون لیچلے حرم کو سوے شام جور کیش
نیزون کی نوک پر تھے سر اقربا و خویش
اودھر تو یہ بیبیان ہین دل افگار و سینہ ریش
سر شاہ دین کے دیکھ کہان سکیے پیش پیش
زوج الامین نہادہ بزانو سر حجاب　　تاریک شد ز دیدن او چشم آفتاب

کہین حرم سر پیٹ کر کھا کر اپنی لاج
ماٹی مین تو رل گیو دین دنی کے تاج

جس دم کہ قتل گہ مین حرم کا ہوا گذر
دیکھا کہ تن اسی خاک مین نوک سنان پہ سر
بھائی کے تن پہ جا پڑی زینب کی جون نظر
منھ کر طرف مدینے کے بولی یہ پیٹ کر
این کشتۂ فتادہ بہامون حسین تست　　این صید دست و پا زدہ در خون حسین تست

سیس کاٹ کے لے چلے تن ماٹی کے بیچ
کہت حسینا دیکھ لے جگ کی اونچ اور نیچ

ایدھر پڑا حسین ادھر اصغر حسین
پشت شتر پہ بیٹھی ہوئی خواہر حسین
گرد اسکے ٹکڑے ٹکڑے علی اکبر حسین
کہتی ہین اس سے ہوتی اگر مادر حسین
اے مونس شکستہ دلان حال ما ببین　　مارا غریب و بیکس و بے آشنا ببین

بھائی بھتیجے سب ارین مین جوجھے آئے
کوؤ نہین جو آ کے منھ مین پانی جو لائے

مرجان کے لبیر نے چھوڑا ہم سے اب وطن
نے پیرہن ہمین نہ انھو نکو دیا کفن
کربل مین قتل و قید کیے سارے مرد و زن
چھوٹین جو اس لعین سے تو پہونچین گے سو مدن
ما بضعة الرسول ز ابن زیاد داد　　کو خاک اہلبیت رسالت بباد داد

جیت دیس کو بہو تجو کٹھن ہاریا کی ہاتھ
ہتو شنگھالی بار کے بیری دینی ہاتھ

زہرا کا غم بجھے ہی او سے تھا غم نبی
پشتین سے ہمین تو مصیبت نصیب کی
عابد کو غم حسین کا اس کو غم علے
روز ازل کسے ہمکو مصیبت ہی دی سو دی
بر خوان غم چو عالمیان را صلا زدند　　اول صلا بہ سلسلۂ انبیا زدند

منتر پڑھی بہت کہی کبھو نہ کچھ سکھ
بھرتے آئی ہیں ہمیں جنم جنم کو دکھ

اس دشت پُر بلا میں تہ تیغ آب دار — لیکر ہوئے جوان سے تا طفل شیرخوار
بالان نہیں ہے جنکے اُن اونٹوں پہ ہم سوار — عابد برہنہ پا ونگی سے ہاتھ میں مہار
تا چرخ سفلہ بود خطائے چنین نہ کرد — بر ہیچ آفریدہ جفائے چنین نہ کرد

دیکھیں سے سنسار کی ہموں دیکھی کہی
کن نے جگ میں آئے کے ایسی بپت سہی

گو کوفیاں ستم سے ہمارا ابھی جان لیں — ظلم اُنکا اس جگہ تو کسی سے نہ ہم کہیں
جتنا دیا ہے دکھ ہمیں اس سے زیادہ دیں — معلوم ہو رہیگا مزا حشر میں انھیں
آل نبی چو دست تظلم بر آورند — ارکان عرش را بتزلزل در آورند

جب دُکھیاری عرش کو پاؤں پکڑ ہلائیں
تب بن تمکو ایسی کر تب جانیں جائیں

زینب غرضکہ کرتی تھی جو وقت یہ بیان — سُن سنکے اُن کی باتوں کو روتے تھے انس و جان
کرتے تھے ہر چہار طرف نالہ و فغان — پھر سر اُٹھا خطاب کیا سوئے آسمان
اے چرخ غافلی کہ چہ بیداد کردۂ — وز کین چہا درین ستم آباد کردۂ

کھو یو تین نے نیر بن بنی کے من کو چین
جالم تیرے ہاتھ سوں پیاسا گیو حسین

ہر چند ذات حق ہے مبرا الم سے اب — کیا کام اُس جناب کو شادی و غم سے اب
مطلب نہ ضحک سے نہ غرض چشم نم سے اب — لیکن یہ ایک رمز ہے تم سن لو ہم سے اب
هست از ملال گرچہ بری ذات ذوالجلال — او در دل است و ہیچ دلے نیست بے ملال

سنکے یہ غم نیر ہو پربت جائیں [illegible]
چپ ہی رہا ہیں سودا آگے کچھ مت کہ

مرثیہ مخمسہ بجناب حضرت امام حسینؑ و قاسم

کہا یہ دل کو میں راضی ہے کیوں تو چشم پر نم سے — محبت تجکو شادی سے نہیں الفت ہے ماتم سے